77

ایمان کی پختگی اور مضبوطی مدِّ نظر رکھیں

(فرمودہ ۳ا اکتوبر ۱۹۲۴ء بمقام ا چیشم پیلس بلگریویا لنڈن)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا

اس ملک میں ایک احمدی کی حالت بالکل اس پتہ کی طرح ہوتی ہے۔ جو سمندر میں دریا کے پانی کے ساتھ ساتھ بہتا چلا جاتا ہے۔ بظاہر اس کی حرکات ایسی ہوتی ہیں کہ دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ ارادے سے کرتا ہے۔ مگر دراصل اس کی حرکات ذاتی نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ سمندر کی لہروں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

دنیا میں ہر ایک حرکت سے تین نتیجہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور تین قسم کے مقابلے ہوتے ہیں۔ جو ایک چیز دوسری کا کرتی ہے ایک چیز ہے جو زمین میں گڑی ہوئی ہے۔ سمندر کی لہریں آکر اس سے ٹکر کھاتی ہیں۔ مگر وہ چیز اپنی جگہ سے جنبش نہیں کھاتی۔ اور سمندر کی لہریں باوجود اپنی طاقت کے ہلا نہیں سکتی ہیں۔ یہ نہیں کہ اس کو ٹکر نہیں لگی۔ ٹکر تو پہاڑ سے بھی آکر لگے گی۔ تو اس کے باریک ذرات میں حرکت ضرور ہو گی۔ مگر اس کی مضبوطی اور ثبات اس حرکت کا احساس نہیں ہونے دے گا۔ جاندار چیزوں پر اثر کی اور نوعیت ہوتی ہے۔ اور جب ان کو کوئی ٹکر لگتی ہے۔ تو دوسری چیزوں سے توجہ ہٹتی ہے۔ بے جان چیز اس وقت تک اپنے آپ کو قائم رکھے گی۔ جب تک اس کا ثبات اور مضبوطی اس ٹکر اور حرکت کا مقابلہ کرے گی۔ دوسری قسم کی چیزیں وہ ہوتی ہیں۔ جو حرکت سے متاثر تو ہوتی نظر آتی ہیں۔ مگر ان کی مثال سمندر میں بوائز کی ہے۔ ان کی حرکت کا دوسرے بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کو حرکت ہوتی ہے۔ لہریں ان کو ہلاتی ہیں۔ مگر چونکہ وہ ایک مضبوط چٹان سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی جگہ سے ہٹ نہیں سکتے۔ اور اپنے دائرہ کے اندر رہیں گے۔ ان کا انجام مکمل چیز سے مشابہ نہیں۔ کیونکہ اس کی حرکت کا تواتر ظاہر ہی نہیں ہوتا۔ یہ اگرچہ ہلتی نظر آتی ہے۔ مگر ایک دوسری چیز کی وجہ سے قائم ہے۔ تیسری حرکت اور مثال پتہ کی ہے کہ جو بے

اختیار بہتا چلا جاتا ہے اور کہیں سے کہیں نکل جاتا ہے۔ ایک احمدی کی مثال اس ملک میں اگر وہ کمزور ہے۔ تو اس پتہ کی طرح ہے جو سمندروں کی لہروں سے کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے۔ اگر وہ شاخ کے ساتھ مضبوط تعلق رکھتا ہے۔ تو ہوا کے ساتھ وہ ہلتا ہے۔ مگر اس کا زور کم ہو جانے کے بعد پہلی جگہ پر آ جاتا ہے۔ میں جب کہتا ہوں کہ ایک احمدی کی مثال پتہ کی سی ہے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں کہ احمدی دوسروں کی نسبت کمزور ہوتے ہیں۔ نہیں احمدی دوسروں کی نسبت خدا کے فضل سے اس سمندر میں مضبوط ہیں۔ دوسروں کی یہ حالت ہے کہ وہ دریا کے پانی کی طرح ہیں جب وہ سمندر میں آکر گرتا ہے تو وہ اپنی ہستی کو کھو دیتا ہے اور سمندر ہی کا پانی ہو جاتا ہے۔ دریا کا میٹھا پانی سمندر میں اپنی مٹھاس کو بھی کھو دیتا ہے۔ اور وہ سمندر ہی کی جنس ہو جاتا ہے۔ مگر احمدی کی مثال کم از کم پتہ کی طرح ہے۔ اگرچہ وہ جن اخلاق اور جس تعلیم پر عمل کے لئے پابند ہے۔ اس کی کوشش کرتا ہے اور یہاں آکر پورے طور پر نہیں کر سکتا۔ مگر بہر حال وہ پتہ ہے۔ اور شاخ سے الگ ہے مگر ہر شخص دیکھنے والا جانتا ہے کہ وہ سمندر کی جنس میں سے نہیں گو حرکات ویسی ہی ہیں۔

اس سے دوسری مثال بوائے کی ہے۔ خود ہلتا ہے مگر دوسروں کو بتاتا ہے کہ یہاں خطرہ ہے۔ اپنی جنس اور جڑ سے ایسا لگاؤ ہے کہ آنے والوں کو بتاتا ہے کہ یہاں خطرہ ہے۔ مجھ سے پرے رہو۔ دوسروں کو اس خطرہ سے بچاتا اور کہتا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر ثبات رکھنے والا پہاڑ ہے اس کو زمین سے تعلق ہے اور وہ دوسروں کو بتاتا ہے کہ میری طرح مضبوط اور ثابت قدم ہو جاؤ۔ پس جو بالکل محفوظ ہوں گے۔ اور یہاں کے حالات ان پر اثر نہ کریں۔ گو ممکن ہے کہ ان لہروں کے مقابلہ کے لئے ان کی کچھ توجہ خرچ ہو۔ مگر سمندر اس کو اپنی جگہ سے جنبش نہیں دے سکتا۔ یہ اعلیٰ مقام ہے اور ہر ایک احمدی کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ غرض تین قسم کے درجہ ہیں۔ جن میں سے ایک احمدی کو گذرنا پڑتا ہے۔ یا وہ گزر سکتا ہے۔

پہلی حالت تو وہی پتہ کی ہے اور اکثر کو میں نے ایسا ہی دیکھا ہے۔ دوسرے شاذو نادر ہیں۔ پس اگر سردست تم پہاڑ کی طرح نہیں۔ تو کم از کم بوائز کی طرح تو بنو کہ جس چیز کے ساتھ تم کو باندھا گیا ہے۔ اس سے الگ نہ ہو اور دوسروں کو اس خطرہ سے بچاؤ جو یہاں ہے اس پر کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ اگر وہ خود ہلتا ہے تو دوسروں کو یہ تو بتائے کہ وہ خطرہ سے بچیں۔ پس میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تم سب پہاڑ کی طرح ہو جاؤ۔ اور کوئی چیز تم کو جنبش نہ دے سکے۔ لہریں آئیں اور تم سے ٹکرا کر واپس چلی جاویں لیکن اگر یہ نہیں تو دوسرے درجہ سے تو نیچے نہ گرو۔ ہر آنے والے کو خطرات سے آگاہ کرو

اور ان کو سمجھاؤ کہ وہ جڑ سے اپنے تعلقات کو مضبوط رکھیں۔ اگر یہ بھی نہیں تو اس کا کوئی احسان نہیں۔ لوگ اس کو پھر بھی الگ ہی سمجھیں گے۔ عبدالحکیم مرتد ہو گیا۔ مگر وہ وفات مسیح کے مسئلہ کو اور بعض دوسرے مسائل کو نہ چھوڑ سکا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ میں تب مانوں کہ وہ اس کو بھی چھوڑ دے۔

غرض ہماری یہ خواہش ہے کہ تم چٹان بنو۔ اگر یہ نہیں تو کم از کم بوائز کی حیثیت سے خود ملتے ہو۔ تو دوسروں کو خطرہ سے آگاہ کرو اور بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

(الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۲۴ء)